حکومت کی طرف سے ہندوستان کے دفاع کے لئے قرضہ کی سکیم

جنگ یورپ میں برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کی امداد کی اہمیت کا سوال بالکل واضح ہے۔ حالات میں روزانہ ایسی تبدیلیاں ہوتی جارہی ہیں۔ کہ ہندوستان کے لئے بالعموم اور مسلمانوں کے لئے بالخصوص یہ مسئلہ نہایت اہم بن رہا ہے۔ چند روز سے اٹلی کے رویہ کے متعلق جو وحشتناک خبریں آرہی ہیں۔ انہوں نے ہندوستان اور مشرق بعید کے لئے خطرات کو بہت قریب کر دیا ہے۔ اگر اٹلی نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ جیسا کہ قرائن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وُہ ضرور دے گا۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ مغربی محاذ کے علاوہ بحیرہ روم میں ایک نیا محاذ جنگ قائم ہو جائے گا۔ اور اس طرح طرابلس۔ مصر۔ تونس۔ فلسطین۔ شام۔ ترکی براہ راست منطقۂ جنگ میں آجائیں گے۔ اور ہندوستان میں بھی خطرات بڑھ جائیں گے۔ اور اسی وجہ سے ہر عقلمند ہندوستانی اور ہر صاحبِ دانش مسلمان کا فرض ہے۔ کہ ان خطرات کے حقیقی صورت اختیار کرنے میں روکاوٹ پیدا کرنے کے لئے وہ جو کچھ کر سکتا ہے کرے ؂

جنگ میں برطانیہ کی امداد نیز ملکی خدمت کے لحاظ سے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ ملکی دفاع کے انتظامات میں حتی المقدور دل کھول کر حصہ لے۔ جیسا کہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف اپنی ایک تازہ تقریر میں اعلان کر چکے ہیں۔ ملکی دفاع کے استحکامات کے سلسلہ میں قریباً ایک لاکھ نوجوانوں کو عنقریب بھرتی کیا جائے گا۔ اور چونکہ یہ سکیم ہندوستان کی غیر محدود بے کاری میں گونہ تخفیف کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس لئے غالب گمان ہے کہ نوجوانوں کو اس کے ماتحت بھرتی ہونے کے لئے کسی بیرونی تحریک کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ایک دوسری صورتِ امداد کا حکومتِ ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ اور وُہ ہے "قرضہ دفاع ہند کی سکیم"۔ حکومت چاہتی ہے۔ کہ اس طرح لوگوں سے روپیہ بطور قرض حاصل کر کے ہندوستان کے حفاظتی انتظامات میں مزید استحکام پیدا کرے۔ اور اس غرض سے اس نے دس سالہ وار سیونگس سرٹیفکیٹس اور چھ سالہ ڈیفنس بانڈز جاری کئے ہیں دس سالہ سرٹیفکیٹس ۶۔جون سے اور بانڈز ۱۰۔جون سے حاصل کئے جاسکیں گے۔ ایک شخص دس سالہ سرٹیفکیٹس دس روپیہ سے لے کر پانچہزار روپیہ تک کے۔ اور بانڈز دس روپیہ سے لے کر پندرہ ہزار روپیہ تک کے خرید سکتا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان قرضوں پر اس کی طرف سے سُود بھی دیا جائیگا سرٹیفکیٹس کے سُود پر انکم ٹیکس نہیں لگے گا۔ لیکن بانڈز کے سُود پر لگ سکتا ہے ؂

اس کے علاوہ ایک تجویز یہ ہے کہ بلا سُود قرضہ بھی حاصل کیا جائے۔ چنانچہ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو لوگ بغیر سُود ملکی دفاع کے لئے روپیہ دینا چاہیں۔ وُہ بھی دس جُون سے لے کر تا اطلاع ثانی اپنے نام پیش کر سکتے ہیں۔ ایسا قرضہ پچاس روپیہ یا اس سے زیادہ قبول کیا جائے گا۔ اور تین سال کے بعد واپس لیا جا سکیگا خاص حالات میں اس سے قبل اس کی وصُولی کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم کے موقعہ پر جو جنگی قرضہ کا اعلان کیا گیا۔ وُہ صرف سودی تھا۔ اس موقعہ پر ہم نے تحریک کی تھی۔ کہ بغیر سُود کے قرضہ کا بھی اعلان ہونا چاہئیے۔ تاکہ جو لوگ سُود لینا مذہبًا جائز نہیں سمجھتے۔ ان کے لئے قرضہ میں شریک ہونا مشکل نہ ہو۔ اب کے یہ صورت اختیار کر لی گئی ہے۔ اور مسلمان بڑی آسانی سے اس قرض کی سکیم میں شامل ہو سکتے ہیں۔

چونکہ ملکی دفاع کے لئے اور ملک کو دُشمنوں کی یلغار اور دست برد سے بچانے کے لئے ہر قسم کے انتظامات کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ اس لئے انگلستان۔ اور بعض دُوسرے مغربی ممالک میں حکومت نے قانونی طور پر یہ اختیار حاصل کر لئے ہیں۔ کہ وُہ ملکی دفاع کی خاطر انفرادی جائدادوں۔ اور ذرائع پر بھی قبضہ کر سکے۔ اور اہل ملک نے اس تجویز کا بخوشی خیر مقدم کیا ہے۔ اور کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ملک کے بچاؤ کی ذمہ واری ہر اہل ملک پر ہے۔ اگر ملک محفوظ نہ رہا۔ تو ان کی ذاتی جائدادیں اور اموال کہاں رہیں گے ؂

اسی طرح اہلِ ہند کا بھی فرض ہے۔ کہ ملکی دفاع کے لئے اپنی ذمہ واری کا بخوبی احساس کریں۔ اور دل کھول کر قرض دیں ؂

یہ نہائت ہی افسوس کی بات ہے کہ سراسر جھوٹی افواہوں کے نتیجہ میں عوام میں حکومت ہند کی مالی پوزیشن کے متعلق بعض شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وُہ بنکوں اور ڈاکخانوں سے اپنا جمع شدہ سرمایہ نکالنے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن جیسا کہ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ اس قسم کے خدشات بالکل بے بنیاد ہیں۔ اور حکومتِ ہند کی مالی پوزیشن دنیا میں سوائے امریکہ کی حکومت کے سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس وقت ملک میں ۲½ ارب روپیہ کے نوٹ چل رہے ہیں۔ اور ان کے مبادلہ کی ضمانت کے لئے حکومت کے پاس مُوثر ترین ریزرو موجود ہے۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ نوٹ ایک لمحہ کے نوٹس پر سکوں میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ غرض بغیر کسی قسم کے شک وشبہ کے اہلِ ہند کو نہائت فراخدلی سے جنگی قرضہ میں شریک ہونا چاہیئے۔

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۴؍ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت دن بھر اچھی رہی۔ مگر شام کو دردِ شانہ کی شکائت ہو گئی۔ احباب صحت کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری کے بھائی ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جلال آباد کے اہلحدیثوں کا مناظرہ سے انکار

چوہدری قادر بخش صاحب اہلحدیث نے مسئلہ وفات مسیح پر بحث کے لئے ۲؍ جون تاریخ مقرر کی لیکن جب ہم اس دن جلال آباد گئے تو چوہدری قادر بخش صاحب نے آکر کہا کہ ہمارے مولوی صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کی ہتھیلیوں میں کدو مل رہے ہیں تاکہ ہوش آجائے۔ اس لئے آج مناظرہ نہیں ہو سکتا۔ ہم نے کہا مناظرہ پھر سہی چلو مولوی صاحب کی بیمار پرسی کر آئیں۔ اس پر قادر بخش صاحب نے تمام مجمع میں کھڑے ہو کر کہا کہ دراصل مولوی صاحب تندرست ہیں۔ مگر کہتے ہیں ان کے ساتھ بولنا منع ہے۔ اس لئے میں ان کے ساتھ کلام نہیں کرونگا۔ لوگوں نے مولوی صاحب کو گھر جا کر بھی بہت مجبور کیا۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور پھر لوگوں نے ہم کو صاف کہدیا۔ کہ ہمارے مولوی صاحب آپ سے ڈرتے ہیں۔ اس پر ہم نے لوگوں کو سمجھایا کہ دیکھو یہی مولوی ہیں جو لوگوں کو اسلام سے دور لے جا رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ان لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور لوگوں نے خود اقرار کیا۔ کہ اسلام کو تباہ و برباد کرنے والے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والے یہی ملانے ہیں۔

خاکسار شیخ عابد علی سیکرٹری احمدیہ دار التبلیغ ڈیرہ وال افغاناں

مغلپورہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ ۸؍ احسان ۱۳۱۹ ہش بروز ہفتہ بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لا منعقد ہوگا۔ جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان و جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی تقاریر فرمائیں گے۔ اور احرار کے ان اعتراضات کا جواب دینگے۔ جو ان کے جلسہ منعقدہ ۲۰ ہجرت ۱۳۱۹ ہش میں لال حسین صاحب اور مولوی حیات محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ پر کئے۔ آلہ نشر الصوت کا انتظام ہوگا۔ لاہور کے ملحقہ جات کے احباب ضرور تشریف لا کر استفادہ کریں۔ خاکسار حکیم جلال الدین ... سیکرٹری تبلیغ گنج مغلپورہ

۸ جون ۱۹۴۰ء تک اپنا وعدہ سو فی صدی پُورا کریں

تا فہرست ۸ جون میں نام آجائے

جو احباب تحریک جدید سال ششم کا چندہ ۸ جون ۱۹۴۰ء ۴½ بجے شام تک مرکز میں دستی۔ بیمہ۔ چیک یا منی آرڈرز کے ذریعہ داخل کر دیں گے۔ ان کے نام ۳۱ مئی کی میعاد کے اندر ادا کرنے والی فہرست میں ۸ جون کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دُعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ وعدہ تو آپ کا ادا ہو ہی جائے گا لیکن آپ اگر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اب ادا کریں گے۔ تو جہاں اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے۔ وہاں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور ۸ جون والی فہرست دُعا میں آجائیں گے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

دریائے راوی کے اُس پار

دو سال پہلے ایک لائبریری موضع میا دی ڈوگراں۔ علاقہ دریائے راوی بیٹ میں کھولنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ جس کی عمارت کا خرچ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی قیمت ایک صاحب نے اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دے کر ممنون فرمایا تھا۔ یہ لائبریری خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور لوگ کثرت سے مطالعہ کتب کے لئے تشریف لانے لگے۔ اب سلسلہ سے باہر کی بعض کتابوں اور کچھ فرنیچر کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس میں حصہ لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل کتب کا انتظام نظارت دعوۃ و تبلیغ کی معرفت فرمائیں۔ (۱) تجرید بخاری اردو شائع کردہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز لاہور (۲) صحیح مسلم مترجم اردو (۳) تاریخ اسلام اردو (۴) تذکرہ (۵) بائیبل اردو (۶) تفسیر محمدی از حافظ محمد لکھو کے (۷) جنم ساکھی بھائی بالا اردو ایڈیشن پرانا (۸) ستیارتھ پرکاش اردو

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بیت المال کیلئے آنریری آڈیٹروں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو چکا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں کے حسابات چیک کرائے جائیں۔ اس غرض کے لئے نظارت کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ کا درد اور حسابات میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور حسابات کی پڑتال کر سکیں۔ ایسے دوستوں کو نزدیک کی انجمنوں میں ان کے فرصت کے اوقات میں حسابات کی پڑتال کے لئے بھیجا جائے گا۔ جو دوست اس کارِ خیر میں حصہ لے سکتے ہوں۔ وہ جلد دفتر ہذا میں اپنے ناموں سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں ایسی اطلاع دیتے وقت اس امر کی وضاحت ضرور کی جائے۔ کہ انہیں اس کام کے لئے کب فرصت ہوگی۔ اور وُہ آسانی سے کس جماعت یا جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کر سکیں گے۔

ناظر بیت المال

سیکرٹریان اصلاح مابین توجہ فرمائیں

غیر مبایعین احمدیوں اور غیر احمدیوں میں جو لٹریچر تقسیم کریں۔ اس کی ایک ایک کاپی مہربانی فرما کر خاکسار کو فوراً بھیجدیا کریں۔ تا اس لٹریچر میں غیر مبایعین کی طرف سے جو غلط فہمیاں پھیلائی جائیں۔ ان کے ازالہ کے لئے ہم مناسب لٹریچر بہم پہونچا سکیں۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری سیکرٹری اصلاح مابین قادیان محلہ دار العلوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زمانہ کی شہادت

(۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین میں اٹھارھویں خرابی "اہلحدیث" (۱۰ - مئی) نے یہ بتائی ہے:۔

"تناقض - یعنی اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا فخر کرتے تھے - حالانکہ آپ کے احکام سے انکاری تھے"

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں میں اس خرابی کے ثبوت کے لئے بھی "اہلحدیث" کی سینکڑوں شہادات میں سے بطور نمونہ صرف ایک پیش کی جاتی ہے - لکھتا ہے:۔

"یوں تو سب کے سب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹنے کو تیار ہیں - یوں تو سب کے سب اپنے والدین کو اپنے حضور پُر نُور سے قربان کہنے کو ہیں یوں تو تھوڑا ابھی اپنے مقدس رسول صلعم پر حملہ ہونے سے اپنے قیمتی خون بہانے کو تیار ہیں - سب کچھ لٹانے کو تیار ہیں - مگر خدائے برتر و اعلےٰ کے زبردست حکم اور اس کے برگزیدہ آقائے نامدار کی تاکیدی وصیت پر یعنی اقم الصلوٰۃ قائم رکھنے کے لئے سست پڑے ہوئے ہیں - کیونکہ جو حقیقی طائرہٗ محبت اپنے برگزیدہ آقا کے ساتھ جو آشیانہ قلب میں تھی - وہ اڑ گئی - اب فقط نام کے دعوے اور رسمی محبت ٹھہر گئی ہے

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی"

(اخبار "اہلحدیث" ۲۲ر فروری ۱۹۳۵ء)

انیسویں خرابی "اہلحدیث" کے الفاظ میں منکرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ تھی - کہ:۔

"**قدح** - یعنی عداوت اور حسد کی وجہ سے بعض بزرگوں کے حق میں گستاخی اور ان کو بُرا سمجھتے تھے - جیسے یہودیوں کا حضرت عیسٰے کے حق میں زہر اگلنا - اور پھر باہم مل کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں طرح طرح کے بہتان تراشنا"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین میں بھی یہ خرابی موجود ہے جس کا ثبوت حسب ذیل اشعار سے مل سکتا ہے:۔

آریہ پن - ہندو پن - خواہ مسلم و عیسائی پن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن
ایک مسلم سے یہ کل کہتے تھے مولانا عزیز
دہریہ بن - نیچری بن لیک مرزائی نہ بن

(آریہ مسافر لاہور کا مرزائی نمبر ۲۵ر نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۶)

پھر "زمیندار" نے اپنے ایک "قادیان نمبر" مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء میں لکھا:۔

"اگر زمیندار یزیدیت (مراد احمدیت) کے خلاف جہاد کر رہا ہے - تو زمیندار کے لئے قربانی کرو - اگر نور افشاں (عیسائی اخبار) یزیدیت کا خاتمہ کر رہا ہے - تو نور افشاں کی امداد کرو - اگر آریہ مسافر یزیدیت کے خلاف برسر جنگ ہے - تو اس بارے میں آریہ مسافر کا ساتھ دو - **قادیانیت کے مقابلہ میں ہندو مُسلم اور عیسائی کا سوال فضول ہے** . . . . . . **جہاں تک قادیانیت کا تعلق ہے مخلوقِ خدا کو متحد ہو کر جنگ کرنا چاہیئے**"

اس قسم کی تحریروں سے صاف ظاہر ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین میں جو یہ حسد و عداوت کی خرابی پائی جاتی تھی - اور جو اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف الکفر ملۃ واحدۃ کی صورت میں سب اکٹھے ہو جاتے تھے - وہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین میں نہ صرف موجود ہے - بلکہ منکرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ پائی جاتی ہے:۔

بیسویں خرابی "اہلحدیث" نے یہ لکھی ہے:۔

"**کرامات** - جادو اور مسمریزم کو بھی صالحین کی کرامات سمجھتے تھے - بلکہ جادو وغیرہ کو نبیوں کی طرف منسوب کرتے تھے - جیسے جادو کو سلیمان کی طرف"

جادو اور مسمریزم وغیرہ کو اپنی کرامات قرار دے کر اپنی بزرگی جتلانے کی خرابی موجودہ زمانہ میں یہاں تک پھیلی ہوئی ہے - کہ خدا تعالےٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر جب اسلام کی حقانیت و صداقت کے لئے نشانات و معجزات دکھائے تو بعض لوگوں نے خیال کر لیا - کہ شاید آپ بھی جادو - مسمریزم - اور علم نجوم و رمل وغیرہ سے ہی سب کچھ کرتے ہیں - مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر جس کو شبہ ہو - دُنیاوی علوم کے ذریعہ نہیں - بلکہ خدا کے فضل اور باتباع محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان معجزات کا زندہ - اور تازہ بتازہ نشانات و معجزات سے ثبوت پیش کر سکتا ہوں - مگر منکرینِ اسلام نے آپ کو بھی از راہ تعصب "ساحر" جادوگر قرار دیا - چنانچہ پنڈت لیکھرام صاحب نے ایک موقعہ پر لکھا:۔

"اب تک **ساحرِ قادیانی** کا گھر نحوستوں سے بھرا ہوا ہے - اور خدا کی کوئی نعمت اس پر پُوری نہیں ہوئی"

(کلیات آریہ مسافر حصہ سوم صفحہ ۴۹۷)

خود مسلمانوں کے ایک لیڈر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی وفات کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ یہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی - مگر یہ الہام سے نہیں - **بلکہ علم رمل یا نجوم وغیرہ کے ذریعہ سے کی گئی**" (رسالہ اشاعۃ السنۃ)

ایسا ہی رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۲ - ۳ - ۴ پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت حسب ذیل الفاظ استعمال کئے ہیں:۔

"نجومی" - "رملی" - "جوتشی" "جفری" "اڑ پوپو" وغیرہ۔

پس "اہلحدیث" کی بیان کردہ خرابی موجودہ زمانہ میں بھی موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کر رہی ہے:۔

اکیسویں خرابی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین میں بالفاظ "اہلحدیث" یہ تھی:۔

"**عبادت** - اپنی عبادت میں تالیاں اور سیٹیاں بجانا - فرمان ہوا - ماکان صلوتھم عند البیت الا مکاء و تصدیۃ - یعنی بیت اللہ کے نزدیک ان کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں تھیں - مثل شور و غل ہنود کے"

آج کون نہیں جانتا - کہ مسلمان قوالیوں - اور ایسی دیگر واہیات باتوں میں نمازوں کے اوقات میں بھی مشغول رہتے ہیں - اور احمدیوں کو عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی سے روکنے کے لئے کئی مقامات پر تالیاں اور سیٹیاں بجائی جاتی ہیں:۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کی علامات آج بھی خود مسلمانوں میں موجود ہیں - اور زمانہ کی یہ شہادت ہر حق پرست اور متلاشی صداقت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقانیت اور من جانب اللہ ہونے پر بہت بڑی دلیل ہے

~~~~ - ہ - ~~~~

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(از حضرت مسیح موعودؑ)
~~~~

مولوی محمد علی صاحب کے دو سوالات کا جواب

حال ہی میں "پیغام صلح" کا جو مسیح موعود نمبر شائع ہوا ہے۔ اس میں شروع سے آخر تک تمام مضامین جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب کا ۱۷ اپریل کا خطبہ جمعہ بھی ہے۔ جس میں انہوں نے حسب عادت "قادیانیوں کا سفید جھوٹ" "میاں صاحب کی غلط بیانی" "قادیانی مضمون نگار کی فضول باتیں" اور "قادیان کی نام نہاد خلافت شرک کے مترادف ہے"۔ وغیرہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے تین اور مضامین بھی لکھے ہیں۔ جن میں آپ نے اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کی پوری کوشش فرمائی ہے۔ "قادیانی اصحاب سے" "نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو "دو سوال" آپ نے کئے ہیں۔ ذیل میں ان کا جواب تحریر کیا جاتا ہے۔

پہلا سوال

جناب مولوی صاحب پہلا سوال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "حضرت مسیح موعود نے دعوئے نبوت کب کیا؟ جناب میاں صاحب کے اس بارے میں تین متضاد بیانات ہیں۔

پہلا بیان۔ ۳۰ جنوری ۱۹۱۵ء القول الفصل صفحہ ۲۴ "تریاق القلوب کی اشاعت تک (جو کہ اگست ۱۸۹۹ء میں شروع ہوئی اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی) آپ کا عقیدہ یہی تھا۔۔۔۔ کہ آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے۔ تو یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے۔ اور ناقص نبوت ہے لیکن بعد میں۔۔۔۔۔ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے معلوم ہوا۔ کہ آپ۔۔۔ کسی جزوی نبوت کے پانے والے نہیں بلکہ نبی ہیں۔

دوسرا بیان۔ مارچ ۱۹۱۵ء حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۱ نبوت کا مسئلہ آپ پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے۔

تیسرا حلفی بیان۔ ۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء بعدالت دیوان سکھانند مندرجہ الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء حضرت مرزا صاحب نے دعوئے نبوت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا۔ جناب میاں صاحب کے ان تینوں بیانات میں سے جو ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ آپ کس بیان کو سچا سمجھتے ہیں؟ دعویٰ نبوت ۱۹۰۲ء[1] میں کیا یا ۱۹۰۱ء میں یا ۱۸۹۰ء میں کیا؟"

جواب

جناب مولوی صاحب کی خدمت میں بادب التماس ہے۔ کہ کسی شخص کے بیانات میں تضاد ثابت کرنے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں اول۔ تضاد و تناقض کے اصول کا علم۔ دوم۔ دیانتداری ایک شخص اگر اصول تناقض کو نہ جانتا ہو تو ممکن ہے ایسے شخص کے کلام کو متضاد کہدے۔ جس نے مثلاً زید کے متعلق جسمانی لحاظ سے کہا۔ کہ وہ تندرست ہے۔ اور روحانی لحاظ سے کہا۔ کہ وہ بیمار ہے۔ حالانکہ ان دونوں بیانات میں در اصل تضاد نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دیانتداری سے کام نہیں لیتا۔ اور کسی کے کلام میں تضاد ثابت کرنے کیلئے اس کے بعض بیانات کو چھپاتا۔ اور بعض کو ظاہر کرتا ہے۔ تو وہاں بھی تضاد ثابت نہیں ہوگا۔ بلکہ تضاد ظاہر کرنے والے کی بد دیانتی ثابت ہوگی۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو امید ہے جناب مولوی صاحب کو بھی مسلم ہونگی۔ اگر انہیں کوئی اعتراض ہو تو بالتفصیل لکھا جاسکتا ہے۔

اب اگر ان دونوں امور کو مد نظر رکھا جائے۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا بیانات میں بالکل تضاد ثابت نہیں ہوتا۔ آپ نے القول الفصل میں جو یہ تحریر فرمایا۔ کہ "تریاق القلوب کی اشاعت تک (جو کہ اگست ۱۸۹۹ء میں شروع ہوئی۔ اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی) آپ کا عقیدہ یہی تھا۔ کہ آپ کو حضرت مسیح پر جزوی فضیلت[2] ہے۔ اور یہ کہ آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے تو یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے"

اس میں آپ کا منشاء صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ تریاق القلوب کے زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل قرار نہیں دیتے تھے۔ اس لئے اپنی نبوت کو بھی جزوی نبوت یعنی محدثیت قرار دیتے رہے۔ باقی ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کی تاریخ آپ نے تریاق القلوب کی اشاعت کے لحاظ سے تحریر فرمائی۔ چنانچہ اس کے متعلق اسی زمانہ کا تفصیلی بیان حقیقۃ النبوۃ میں موجود ہے۔ اس بیان سے مولوی محمد علی صاحب یقیناً آگاہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حقیقۃ النبوۃ کے جواب میں النبوۃ فی الاسلام نام کی کتاب تحریر فرمائی ہے۔ ہاں تضاد ظاہر کرنے کی غرض سے جناب مولوی صاحب نے اسے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسی زمانہ میں تحریر فرمایا۔ کہ

"اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ تریاق القلوب اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوئی۔ اور ریویو جون ۱۹۰۲ء کو۔۔۔۔۔ اور خود میں نے اپنے رسالہ القول الفصل میں تاریخ اشاعت کے لحاظ سے ۱۹۰۲ء تک ہی تریاق کی تیاری لکھی ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت اس امر کو بالتفصیل لکھنے کی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے اس رسالہ میں وہی تاریخ لکھ دی گئی۔ جو تریاق پر لکھی ہوئی تھی۔ اور اگر میں ایسا نہ کرتا تو خوف تھا۔ کہ بعض لوگ جھٹ مجھ پر جھوٹ کا الزام لگا دیتے لیکن اب میں بتاتا ہوں۔ کہ تریاق القلوب اصل میں پہلے کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اور ریویو کا مضمون جو دافع البلاء سے لیا گیا ہے۔ اس کے بعد کا بلکہ ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ بعد کا ہے۔ اور اس کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے میرے پاس یقینی ثبوت ہیں۔۔۔۔ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ تریاق القلوب ۱۸۹۹ء سے لکھی جانی شروع ہوئی۔ اور جنوری ۱۹۰۰ء تک بالکل تیار ہو چکی تھی لیکن چونکہ ان دنوں میں ایک دفعہ تعصیین جلسے والا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ایک عربی رسالہ لکھنا شروع کر دیا۔ اور اس کی اشاعت رک گئی۔ ۱۹۰۲ء میں۔۔۔ دو صفحہ آخر میں لگا کر کتاب شائع کر دی گئی۔ یہ تو اصل واقعہ ہے جس سے غالباً جناب مولوی (محمد علی) صاحب بھی واقف ہوں گے۔ اور امید ہے۔ کہ حق کے اظہار کے لئے ضرور شہادت دیدیں گے" حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳۔۲۴

اس کے بعد حضور نے آٹھ زبردست دلیلوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ تریاق القلوب ابتداء ۱۹۰۰ء تک تیار ہو گئی تھی۔ اس لئے اس کتاب میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا۔ کہ مجھے مسیح علیہ السلام پر جزئی فضیلت ہے۔ کیونکہ میں غیر نبی ہوں۔ تو یہ پہلے کا بیان ہے۔ اور دافع البلاء میں جو تحریر فرمایا۔ کہ میں مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔ یہ بعد میں اس زمانہ کا ہے۔ جبکہ حضور اپنے آپ کو نبی یقین فرماتے تھے۔

دیوان سکھانند کی عدالت میں جو بیان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیا۔ اس کے متعلق یاد رہے۔ کہ گو ہم اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مسئلہ نبوت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء کے قریب اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی۔ اور یہ تبدیلی خود حضور کی تحریرات سے ثابت ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو شروع دعوے سے ہی رسول اور نبی کے الفاظ سے پکارتا۔ اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے بکثرت مشرف فرماتا رہا

---

[1] حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے یہ نہیں لکھا کہ ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۱ء میں دعوئی نبوت کیا۔ یہ مولوی صاحب کی ایجاد ہے۔

[2] القول الفصل کا حوالہ نقل کرنے میں فضیلت بر مسیح کے مسئلہ کو جس سے وہاں نبوت کا مسئلہ حل کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے نقطے ڈالکر چھوڑ دیا ہے۔

جو غیب کی مہتم بالشان خبروں پر مشتمل ہوتا تھا گویا نبوت کے لئے جو تین شرائط ضروری ہیں وہ شروع دعویٰ سے ہی آپ میں پائی جاتی تھیں اور آپ ان تینوں کے اپنے اندر پائے جانے کا دعویٰ بھی کرتے تھے۔ ہاں چونکہ اس وقت آپ ان چیزوں کو نبوت خیال نہ فرماتے تھے۔ اس لئے باوجود ان شرائط کے موجود ہونے کے اپنی نبوت سے انکار کرتے تھے۔

پس اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ماموریت کا دعویٰ کیا۔ اس وقت سے ہی ان امور کا بھی دعویٰ کیا۔ جو عین نبوت ہیں۔ یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ حضور نے ۱۸۹۰ء کے آخر یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں دعویٰ نبوت کیا۔ اور چونکہ حضور باوجود نبی ہونے کے تریاق القلوب کے زمانہ تک اپنے آپ کو نبی خیال نہ فرماتے تھے۔ بلکہ ۱۹۰۱ء کے قریب آپ پر یہ حقیقت کھلی کہ جس چیز کو آپ غیر نبوت قرار دیتے تھے وہ تو نبوت ہے۔ اس لئے یہ کہنا بھی بالکل درست ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء کے قریب مسئلہ نبوت کے بارہ میں آپ کے عقیدہ میں تبدیلی ہوئی۔ پس مندرجہ بالا تینوں بیانات صحیح اور درست ہیں۔

دوسرا سوال

مولوی محمد علی صاحب دوسرا سوال کرتے ہوئے فرماتے ہیں " حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متعلق لفظ نبی کی جو تشریح کی ہے۔ کیا آپ اسے درست سمجھتے ہیں یا غلط؟"

جواب

ہم اس تشریح کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی بالکل درست سمجھتے ہیں لیکن آپ جس طریق سے بعض تحریرات نقل کرکے خود حضور کے منشاء کے خلاف جو اثر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اُسے ہم درست قرار نہیں دیتے۔ اور یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ شخص جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے۔ کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح درست سمجھتے ہو یا غلط۔ وہ چونکہ خود حضور کی تشریح کو قبول نہیں کرتا۔ اس لئے اپنا یہ عیب چھپانے کے لئے الٹا ہم سے سوال کر رہا ہے۔

اس سوال کے بعد جناب مولوی صاحب نے چھ حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے دیئے ہیں۔ جن میں سے پہلے اور تیسرے میں حضور نے فرمایا ہے کہ "لفظ نبی سے مراد نبوّت حقیقی نہیں" اور "یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں" اسی طرح آخری تین حوالوں میں " مجاز اور استعارہ" " مجازی نبوت" کے الفاظ ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقت اور مجاز کی خود تشریح کر دی ہے۔ تو جناب مولوی صاحب کو یہ کس طرح زیبا ہے۔ کہ وہ اس تشریح کا ذکر تک نہ کریں۔ اور ہم سے دریافت کریں کہ تم حضور کی تشریح درست سمجھتے ہو یا غلط؟ اگر مولوی محمد علی صاحب کو اس کا علم نہ ہو۔ تو میں وہ تشریح درج ذیل کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں " مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنی مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں "

(سراج منیر صفحہ ۳)

پھر فرماتے ہیں " غرض ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے۔ تو وہ ملحد بے دین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا "

(انجام آتھم صفحہ ۲۷)

حقیقت اور مجاز کا جو حوالہ جناب مولوی صاحب نے ضمیمہ حقیقۃ الوحی سے نقل فرمایا ہے۔ وہ معہ سیاق و سباق کے یوں ہے " لیس حق احد ان یدّعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفیٰ علی الطریقۃ المستقلۃ وما بقی بعدہ الا کثرۃ المکالمۃ وھو بشرط الاتباع لا بغیر متابعۃ خیر البریۃ وواللہ ما حصل لی ھذا المقام الا من انوار اتباع الاشعۃ المصطفویۃ وسمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لا علیٰ وجہ الحقیقۃ فلا یھیج ھٰھنا غیرۃ اللہ ولا غیرۃ رسولہ فانی اربّیٰ تحت جناح النبی"

(ص ۶۵) یعنی مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں۔ آپ کے بعد صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ آپ کی اتباع میں کھلا ہے۔ اور مجھے یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے ہی حاصل ہوا ہے۔ اور میرا نام مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے۔ نہ حقیقی طور پر۔ پس اس صورت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی غیرت نہیں بھڑکتی۔ کیونکہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ عاطفت کے نیچے ہی تربیت پاتا ہوں۔

ان تینوں حوالجات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں کہیں فرمایا۔ کہ آپ حقیقی نبی نہیں بلکہ مجازی نبی ہیں۔ اس سے صرف اسقدر مراد ہے۔ کہ آپ نہ تو نئی شریعت لانیوالے ہیں۔ اور نہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام نبوت کو حاصل کرنے والے ہیں۔

حوالہ ۵ مولوی صاحب نے تجلیات الٰہیہ حاشیہ صفحہ ۹ کا دیا ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں " نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے۔ اور تجدید دین کے لئے مامور ہو" جناب مولوی صاحب نے یہ حاشیہ صرف اسی قدر نقل کیا ہے۔ اور باقی حصہ اپنی عادت کے مطابق چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ وہ ان کی تردید کرتا ہے۔ وہ حصہ یہ ہے۔

" یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلعم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہِ راست "

اس جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علاوہ امتی کے معنے کھول کر بیان کر دینے کے کثرت مکالمہ و مخاطبہ والے نبی کا آنا جائز۔ اور صاحب شریعت نبی کا آنا ممتنع قرار دیا ہے۔

چنانچہ اسی تجلیات الٰہیہ کے ص ۲۵ پر بھی فرماتے ہیں " اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی "

اب جناب مولوی محمد علی صاحب بتائیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تشریح کو جو ان کے سراج منیر۔ حقیقۃ الوحی۔ اور تجلیات الٰہیہ سے نقل کردہ حوالوں کے ساتھ ہی حضور نے کر دی ہے " درست سمجھتے ہیں یا غلط؟" اگر وہ درست سمجھنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہیں۔ تو انہیں ماننا پڑیگا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف ایسی نبوت کا انکار کیا ہے۔ جو شریعت والی یا براہِ راست ہو۔ اور ایسی نبوت کا اقرار کیا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے حاصل ہو۔ جناب مولوی صاحب ایسی وہ نبوت ہے۔ جس کا آپ خود بڑے زور سے اقرار کیا کرتے تھے۔

ایک سوال

جناب مولوی صاحب! آپ کے دو سوالوں کا جواب دینے کے بعد میں بھی آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے۔ آپ یہ فرما کر کہ سوال کرنے والے خود "میاں صاحب" نہیں۔ مجھے جواب سے محروم نہیں فرمائیں گے۔

میرا سوال صرف یہ ہے۔ کہ میں نے جو آپ کے دو سوالوں کا جواب دیا ہے۔ اس سے آپ کی تسلی ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی ہو۔ تو دیانتداری سے اس غلطی یا غلطیوں کو ظاہر فرمائیں جو آپ کے خیال میں مجھ سے ہوئی ہیں۔ تا کہ میں بھی دیانتداری سے ان پر غور کر سکوں۔

خاکسار: محمد یار عارف

جماعت احمدیہ اور آنے والی جنگ کیلئے تیاری

یہ ایک حقیقت ہے کہ آرام و آسائش کی زندگی امن کے زمانہ میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جنگ کے ایام میں کسی کو آرام کرنے کا خیال کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ جہاں جنگ کے کئی نقصانات ہیں وہاں اس سے بعض فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

اول:- اصل مقصود نمایاں طور پر واضح ہو کر انسان کے سامنے آجاتا ہے۔

دوم:- جب ایک مقصود کو حاصل کرنا ہر ایک کا مقصد ہوتا ہے۔ تو باہمی تفرقہ مٹ جاتا ہے۔ کیونکہ باہمی تفرقہ کے خیالات امن کے زمانہ کے امتداد کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ باہمی تفرقہ کو دور کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ فرمایا ہے۔ کہ "یہ جو سادہ زندگی کی تحریک میں نے تحریک جدید کے سلسلے میں کی تھی اس کا ایک حصہ مذہبی سیاست سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اس زمانہ میں چونکہ اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے وہ مساوات جسے حکومتیں ہی قائم کر سکتی ہیں۔ اس زمانہ میں قائم نہیں ہو سکتی۔ اور آج کل مسلمان بھی امیر و غریب میں ویسا ہی امتیاز کرنے لگ گئے ہیں۔ جیسے ہندو یا عیسائی کرتے ہیں۔"

سوم:- جنگ میں انسان مشکلات برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مطالبہ اول تحریک جدید سے بھی یہی مقصد ہے حضور فرماتے ہیں۔ سادہ زندگی کے اصول پر عمل کرنے سے غرض یہ ہے کہ "جب مشکلات کا وقت آئے۔ تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کے راہ میں حائل اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔ بلکہ وہ یہ خیال کریں۔ کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا ہے۔ تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں۔ تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔"

ہماری کس قدر خوش قسمتی ہے۔ کہ جو حالات جماعت کو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔ ان کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے کے لئے قبل از وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے قیمتی اصول اور قواعد بیان فرمائے اس حد تک تاکید فرمائی ہے۔ کہ فرمایا "میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا۔ وہ احمدی نہیں۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ علیٰ شفا حفرۃ من النار (آگ کے کنارے) ہے۔ بالکل ممکن ہے اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔" پھر فرمایا۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اسی میں آزمائش ہے۔

حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ "میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے (سادہ زندگی) بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔"

پس احباب کو خصوصیت کے ساتھ سادہ زندگی اختیار کر کے آنے والی جنگ کے لئے تیاری کرنی چاہئے

(انچارج تحریک جدید)

لاہور کے ایک جلسہ کی مختصر روئداد

۲۶ مئی کو حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کا ایک جلسہ بصدارت جناب سردار موہن سنگھ صاحب ایم اے پروفیسر سکھ نیشنل کالج لاہور منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ نے اسلام اور بین الاقوامی تعلقات پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ موجودہ مشکلات جو دنیا کو درپیش ہیں۔ ان کا باعث اسلام کی تعلیم سے غفلت اختیار کرنا ہے دنیا مذہب سے بیگانہ ہے۔ حالانکہ مذہب ہی وہ راستہ ہے جس سے انسان کی حیوانی طاقتوں کو زیر کیا جاتا ہے۔ اسلام تمام سلامتیوں کا منبع ہے۔ اور مسلم وہ ہے۔ جس کے ہاتھ اور زبان سے خدا کی مخلوق محفوظ رہے۔ فرمایا اسلامی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر مذہب و ملت کی عبادتگاہوں کی حفاظت کرے۔ اس طرح عبادت کرنے والوں کی بھی حفاظت لازم آتی ہے۔ اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر دو حکومتوں میں اختلاف شروع ہو جائے تو انہیں سمجھاؤ۔ اگر نہ سمجھیں۔ تو زیادتی کرنے والے کے خلاف سب اکٹھے ہو جاؤ۔ اور اسے انصاف کرنے پر مجبور کرو۔ اسلام نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے نسلی اور قومی امتیازوں کو مٹایا ہے۔ تعلقات کی بنا انسانیت کے اصول پر رکھی ہے۔

دوسری تقریر گیانی عباد اللہ صاحب نے کی۔ فرمایا۔ کہ مذہبی لحاظ سے سکھ مسلم اتحاد قطعی طور پر ثابت ہے۔ اختلافات کا باعث یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کی مذہبی کتابوں اور ان کی تعلیم پر غور نہیں کیا جاتا۔ اگر اب کیا جائے۔ تو نفاق اور دشمنی کی جو خلیج ان دو فرقوں میں موجود ہے وہ جلد دور ہو جائے۔

انہوں نے تاریخی حوالوں سے ثابت کیا۔ کہ حضرت گورو نانک رح مسلمان بزرگوں سے ملتے رہے۔ ان کے تعلقات ایک دوسرے کے ساتھ نہایت اچھے تھے۔ آپ نے نہایت وضاحت سے قرآن کریم کی پیش کردہ تعلیم گرنتھ صاحب کی تعلیم کا مقابلہ کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا واحد اور اس کا رحیم و کریم ہونا مذکور ہے۔ ایسا ہی گرنتھ صاحب میں بھی ہے۔ حضرت باوا صاحب نے اسلام کی کبھی تکذیب نہ کی تھی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ مسلمانوں کو ان سے گہری عقیدت تھی۔ جس کا اظہار آپ کی وفات پر نعش کے حاصل کرنے میں کیا گیا۔

ان کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مسلم اتحاد کو سیاسی رنگ میں پیش کیا۔ آپ کا لہجہ دلآویز اور موقعہ کے لحاظ سے نہایت مؤثر تھا۔ آپ نے متعدد مستند تاریخی واقعات سے صحیح استنباط کر کے ثابت کیا۔ کہ مسلمان حکومتوں نے سکھوں پر نہ صرف ظلم نہیں کئے۔ بلکہ نہایت اعلیٰ سلوک کئے یہ خونچکاں داستان جو سکھوں کے متعلق اسلامی حکومتوں سے وابستہ کی جاتی ہے۔ بعد میں محض اس لئے وضع کی گئی۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کا اتحاد نہ ہو سکے۔ لیکن بالفرض اس میں اگر کچھ بھی حقیقت ہو۔ تو بھلا اس کو دہرانے سے فائدہ؟ ان باتوں کو بھلا دینا چاہیئے اور بھائی بھائی بن کر ملک کی بہبودی میں کوشاں ہونا چاہیئے۔ سامعین پر اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا اس کے بعد صاحب صدر نے اپنے ریمارکس میں فرمایا۔ کہ انہوں نے بچپن میں سنا تھا۔ کہ قرآن کریم پڑھنے سے دریا بھی تھم جاتے ہیں

یہ ایک محاورہ اور ادب کے لحاظ سے استعارہ ہے۔ میری روح پر قرآن کریم کی تلاوت کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ عربی زبان میں حلاوت اور لطافت بہت ہے۔ اور یہ ایسی زبان ہے کہ چند الفاظ میں بڑے بڑے مطالب بیان کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔

حضرت زرتشت حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بے حد تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ مگر وہ پھر بھی استقلال سے سچائی کی اشاعت کرتے رہے۔ یہی میرے نزدیک سب سے بڑا معجزہ ہے۔ کہ وہ تکالیف۔ مخالفتوں اور دکھوں کے باوجود کامیاب و کامران ہوئے۔

آج کل کا نوجوان چاہتا ہے۔ کہ مذہب کوئی نہ ہو۔ کیونکہ اس کے باعث لڑائیاں ہوتی ہیں۔ حالانکہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ قومیں جو مذہب سے بیگانہ تھیں وہ زیادہ وحشی اور بدی کا شکار تھیں۔ اس کے ثبوت میں جناب صدر صاحب نے بعض واقعات پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ مذہب ایک طاقت ہے اس سے فوائد بھی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ شیطانی طاقتیں بھی کام کرتی ہیں۔ جو اس کی اہمیت کو اندھیرے میں رکھنا چاہتی ہیں۔ سائنس بھی ایک شکتی ہے۔ اس کا نفع رساں پہلو یہ ہے کہ اس سے ہمیں بجلی کے پنکھے۔ روشنی اور دیگر سہولتیں حاصل ہیں۔ لیکن ساتھ ہی سائنس۔ زہریلی گیسیں اور ٹینک ایجاد کرتی ہے۔ جس سے ہزارہا جانیں آن کی آن میں تلف ہو جاتی ہیں۔ لیکن کبھی نہیں سنایا گیا۔ کہ سائنس کے خلاف ایجی ٹیشن کیا گیا ہو سائنس والوں کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہو اور سائنس پڑھنا جرم قرار دیا گیا ہو۔

جناب صدر صاحب نے مولانا نیر صاحب اور دیگر مبلغین کی تقاریر کو بہت پسند فرمایا۔ اور کہا کہ ان خیالات کو سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ گو آپ لوگ فی الحال تھوڑے ہیں۔ لیکن پر امن خیالات اور سچائی کی اشاعت کرتے جائیں۔ آپ جلد ہی دنیا میں زبردست طاقت بن جائیں گے۔ پھر فرمایا مجھے آج کے جلسہ سے احساس ہوا ہے کہ لاہور میں اگر کوئی پر امن محلہ ہے۔ جہاں ہر مذہب و ملت کے اصحاب آپس میں محبت سے رہتے ہیں۔ تو وہ اسلامیہ پارک ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر خطرہ ہے۔ کہ شہر میں بدامنی نہ پھیل جائے۔ پس میرا تو جی چاہتا ہے۔ کہ میں بھی اس محلہ میں آ جاؤں۔

حاضری قریباً پانصد تھی۔ احمدی احباب ۱/۴ کے قریب تھے۔ باقی غیر احمدی اور غیر مسلم تھے۔ سکھ صاحبان کی کثرت تھی۔ جلسہ کے انعقاد میں لوکل سکھ ایسوسی ایشن کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحب نے خاص طور پر مدد فرمائی۔ ایسا ہی لالہ کرم چند صاحب ککڑ نے غیر مسلموں کو پانی پلانے کا خود انتظام کیا۔ احباب جماعت احمدیہ نے نہایت تندہی سے باوجود سخت دھوپ کے ہر رنگ میں انتظام کیا۔ یہ تمام صاحبان دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے۔ اور ہمیں اشاعت حق کی بیش از پیش توفیق عطا فرماتا رہے۔ کہ ہم دنیا میں امن پھیلانے کے موجب بن سکیں۔ آمین۔

خاکسار:۔ عبد الرحیم
سیکرٹری تبلیغ حلقہ اسلامیہ پارک
مزنگ لاہور

جرمنی اور اتحادیوں کی حال کی بہت بڑی جنگ

کے متعلق

وزیر ہند کی تقریر

لنڈن ۱۸ جون۔ آج پونے آٹھ بجے شام صاحب وزیر ہند نے جنگ کے متعلق ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں فرمایا۔

مجھے امید ہے۔ کہ میں عنقریب ہندوستانی بھائی بندوں کے لئے ایسے امور پر تقریر کرونگا جن کا خاص طور پر ہندوستان سے تعلق ہے۔ لیکن آج میں لڑائی کے اس آخری حصہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جس کے نتیجہ میں دو چھوٹی چھوٹی حکومتوں یعنی ہالینڈ اور بیلجیم کی عارضی طور پر آزادی چھن گئی ہے۔ اور ۱۹۱۴ء کی طرح جرمنی نے ایک دفعہ پھر شمالی فرانس کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

آپ لوگوں کو خبروں سے معلوم ہوگا۔ کہ جرمنی کی فوج نے اتحادی فوج کی حد بندی کو توڑ کر یہ خطرہ پیدا کر دیا تھا۔ کہ فرانس اور انگلستان کی فوج کے گرد گھیرا ڈال کر اسے تباہ کر دے۔ بلجیم کی فوج نے اپنے بادشاہ کے حکم سے ہتھیار ڈال کر اتحادی فوجوں کے ایک پہلو کو خالی کر کے خطرہ کو بہت بڑھا دیا۔ اتحادی فوج کی بہادری اور دلیری بے مثال ہے۔ وہ اس وقت آڑے آئی اور مصیبت خوشی سے بدل گئی۔ فوج کے ساحل تک پہنچنے کے لئے ایک حصہ بے حد شجاعت سے لڑتا رہا۔ ہوا باز بہادری سے مدد دیتے رہے۔ سمندری جہازوں نے بھی خوب کام کیا۔ اور آخر ہماری فوجیں ساحل پر پہنچ گئیں۔ ان کا ساحل پر پہنچنا ایک ایسا کارنامہ ہے۔ جس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ ان گنت جرمن فوجوں کے حملوں اور بے شمار گولیوں کی بارش کے باوجود برطانیہ کی فوج کا ۵/۶ حصہ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور ہزاروں فرانسیسی سپاہی ڈنکرک سے صحیح و سلامت نکال لئے گئے۔ ہندوستان کے وہ فوجی جو اس موقع پر موجود تھے قسمت کے دھنی نکلے اپنے برطانوی اور فرانسیسی بھائی بندوں کے ساتھ انہوں نے اپنا فرض نہایت خوبی سے ادا کیا۔ جو فوج فرانس سے واپس آئی ہے۔ وہ ہاری ہوئی نہیں۔ یہ بجا ہے کہ یہ فوجی تھکے ہوئے ہیں۔ اور سختیاں جھیلے ہوئے ہیں۔ مگر ان کی ہمت برقرار ہے۔ اس موقع پر سامان کا جو نقصان ہوا ہے۔ اسے جلد پورا کر لیا جائے گا۔ اتوار کو میرے ایک رفیق کار نے کہا تھا۔ کہ فوج کا سب سے ضروری ہتھیار ہمت ہے۔ اس کو ہم نے آزما کر دیکھ لیا۔ اور دنیا دیکھ چکی ہے۔ کہ ہماری ہمت ٹوٹنے والی نہیں۔ جرمنی کو سامان اور فوج کا سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ خاصکر ہوائی جہازوں کا۔ اس وقت جرمنی کی حالت بہت حد تک ۱۹۱۴ء کی خزاں سے بدتر ہے۔ جب کہ اس نے فرانس پر حملہ کیا تھا۔ اب میجینولائن کے ساتھ ساتھ مقابلہ ہوگا۔ اور یہ فرانس کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے۔ جو ہندوستان کے لئے ہمالیہ۔ اگر فرانس کا شمال میں نقصان ۱۹۱۴ء سے زیادہ ہوا ہے۔ تو الساس اور لورین کے صوبوں پر بھی قبضہ کئے ہوئے ہے جو بڑی کانوں والے علاقے ہیں۔ جرمنی نے فرانس کی چند بندرگاہوں پر قبضہ کر کے عارضی طور پر ایک برتری حاصل کر لی ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ ہمارے جہازوں کے راستہ میں روکاوٹ ڈالے وہ یہ غلط اور بالکل غلط منصوبہ باندھے ہوئے ہے۔ کہ انگلستان پر حملہ کرے مگر اس کی یہ برتری عارضی ہے۔ پچھلے چند ہفتوں کی لڑائی نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہماری ہوائی فوج کی قابلیت سب سے اعلے ہے۔ ہمارا ایک ہوائی جہاز اور ایک ہوا باز دشمن کے تین ہوائی جہازوں اور تین ہوا بازوں پر بھاری ہے۔ جونہی ہمارے ہوائی جہاز گنتی میں بھی دشمن سے زیادہ ہو گئے تو دشمن جتنا ہمارے قریب ہوگا۔ ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہوگا۔ ممکن ہے۔ اگلے چند ہفتے ہمیں فکر میں ڈال دیں۔ اگر اٹلی جنگ میں شریک ہو گیا۔ لیکن آخر جیت ہماری ہوگی۔ انگلستان میں کوئی بے چینی نہیں۔ سب کو کامیابی کا پورا یقین ہے۔ ہمت بھی پہلے سے سینکڑوں گنا بڑھ گئی ہے۔ ہندوستان کو بھی انگلستان کی طرح ہمت قائم

روم ۴ر جون - آج دوپہر اطالوی کیبنٹ کا اجلاس ختم ہوا - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ کئی بل منظور کئے گئے ہیں - جو مختلف وزراء نے پیش کئے تھے - بعض لوگوں کا خیال تھا - کہ لڑائی کے متعلق اٹلی کے آئندہ رویہ کے متعلق بھی کوئی فیصلہ ہوگا مسولینی کی پارٹی کے اخبار لکھ رہے ہیں - کہ صرف دو آدمیوں کو اس بات کا علم ہے - کہ اٹلی کس گھڑی جنگ میں کودے گا - مگر وہ گھڑی عنقریب آنے والی ہے - روم کے برطانوی سفارت خانہ پر فوج کا خاص پہرہ لگا دیا گیا ہے -

پیرس ۴ر جون - آج جرمن ہوائی جہازوں نے فرانس کی بندرگاہوں پر حملہ کیا - اس کا پورا حال تو ابھی معلوم نہیں ہو سکا - مگر جو بم پھینکے گئے - وہ بڑے دھماکے سے پھٹنے والے تھے کئی مکانات ٹوٹ پھوٹ گئے - زخمیوں اور لاشوں کو ملبہ سے نکال لیا گیا ہے آج پیرس پر کوئی حملہ نہیں ہوا - کل کے حملہ میں ۴۵ اشخاص ہلاک اور ۱۴۹ مجروح ہوئے تھے - جرمن جہاز بہت اونچے اڑ رہے تھے - پھر بھی ان میں سے ستر نیچے گرا لئے گئے - ڈنمارک کے علاقہ میں رات بھر ہماری فوجیں جہازوں میں سوار ہوتی رہیں - ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ سخت مشکلات کے باوجود ابھی فرانسیسی فوجیں جرمنوں کے مقابلہ میں ڈٹی ہوئی ہیں - اس وجہ سے اس محاذ پر جرمن فوجوں کے کم سے کم ۵ ڈویژن رکے ہوئے ہیں - اور اس طرح جنرل ویگاں کو اپنی تیاریوں کے لئے بہت قیمتی وقت مل رہا ہے -

نیویارک ۴ر جون - فیصلہ کیا گیا ہے - کہ نیشنل گارڈز کے اسلحہ خانوں پر رات دن مسلح فوجیوں کا پہرہ رہا کرے - اخبار ہیرلڈ ٹریبیون نے لکھا ہے کہ اب وقت آگیا ہے - کہ امریکہ اعلان کر دے - کہ وہ یورپ کی جنگ سے علیحدہ نہیں رہ سکتا -

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۴ر جون - حکومت ہند نے ملکی دفاع کے متعلق جو تجاویز کی ہیں مسٹر چمن لال سیتلواڈ نے ان کو بہت سراہا ہے - اور کہا ہے کہ ایمپائر ایر ٹریننگ سکیم میں بھی ہندوستان کو شریک کرنا چاہیے -

سیلون گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ملکی امن کو خطرہ میں ڈالنے والی کارروائیاں کرنے والوں کو نظر بند کر دیا جائے گا -

پیرس ۳ر جون - پولیس نے بلجیم کی نازی پارٹی کے ایک لیڈر کو گرفتار کیا ہے جس کے قبضہ سے ۱۰ لاکھ طلائی فرانک برآمد ہوئے ہیں - اس شخص نے گذشتہ جنگ میں بھی بلجیم پر جرمن حملہ کی تائید کی تھی -

لنڈن ۳ر جون - برطانیہ کے ۱۴ کمیونسٹ اور فسسٹ اخباروں کو باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی گئی ہے - اس سے قبل دو اخباروں پر یہ پابندی تھی -

جنیوا ۳ر جون - معلوم ہوا ہے کہ البانیہ کے پہاڑی علاقہ میں اطالوی حکومت کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے باغیوں نے اطالوی سپاہیوں کو تہ تیغ کر دیا - حبشہ سے بغاوت کی خبریں پہلے سے آ رہی ہیں -

لنڈن ۳ر جون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ ڈیوک آف نارتھمبر لینڈ جنگ میں مارے گئے ہیں - آپ کی عمر صرف ۲۷ سال تھی -

لاہور ۳ر جون - راولپنڈی میں ۱۳ جون ۳۹ء کو ایک باغیانہ تقریر کے الزام میں مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری پر جو مقدمہ چل رہا ہے - اس کی سماعت آج سشن جج لاہور کی عدالت میں شروع ہوئی - اور بعض گواہوں کی شہادتیں ہوئیں - مولوی صاحب نے حسب معمول پولیس کی پیش کردہ تقریر کو درست ماننے سے انکار کر دیا -

جنیوا ۳ر جون مقامی یونیورسٹی نے پچاس جرمن طلباء کو خارج کر دیا ہے - ان میں سے دو اس ملک کے دفاعی استحکامات کی تفصیل حاصل کر کے جرمنی بھیجنے کی کوشش میں تھے - ان دونوں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا -

امرت سر ۴ر جون گندم اعلیٰ ۲/۱۲/۹ چنے -/۴/۳ ممولی باسمتی -/۴/۸ نئی -/-/۷ جھونا -/۲/۴ تل سفید -/-/۸

لائل پور ۴ر جون - گندم اعلیٰ ۲/۷/۹ دڑہ ۲/۶/۶ چنے -/۱/۳

اوکاڑہ ۴ر جون گندم اعلیٰ ۲/۸/۶ دڑہ ۲/۶/۶ چنے -/۱۵/۲

لنڈن ۴ر جون - لنڈن ریڈیو سے بیان کیا گیا - کہ ہندوستانی فوج کے دو حصے جو شمالی فرانس میں لڑ رہے تھے - بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں - آج صبح میں انہیں دیکھنے گیا - جس جس کو دیکھا خوش پایا - ہندوستانی فوج کی دلیری کی ہر جگہ تعریف کی جا رہی ہے - میں نے پوچھا جرمن ہوا بازوں کے بموں سے کس طرح بچے - ایک نے کہا - ہماری نمازوں نے ہمیں بچایا دوسرے نے کہا ہمارے بال بچوں کی دعاؤں نے بچایا - تیسرے نے کہا - خدا کی مہربانی نے سب کچھ کیا - غرض جس سے ملا - اس نے کہا - اصل بات یہ ہے کہ خدا کو ہم نہیں بھولے - اور خدا ہم کو نہیں بھولا

قاہرہ ۴ر جون - اٹلی کا ایک جہاز کل سکندریہ سے مسافر لے کر شام جانے والا تھا - مگر آج اٹلی کی بندرگاہ نیپلز کو روانہ ہو گیا - اس پر کوئی مسافر نہیں ہے -

نیویارک ۴ر جون - امریکہ کے فرانسیسی سفیر کل کے جرمن حملہ میں بال بال بچے تھے - جب امریکہ میں یہ خبر پہنچی - کہ امریکن سفیر کی کوٹھی پر بھی بم گرے - تو لوگوں میں بہت ناراضگی پھیل گئی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کس طرح اندھا دھند حملے کر رہے ہیں -

جرمنی کی ایک خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے - کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے دو جرمن شہروں پر بم برسا کر بہت سے شہری ہلاک کر دئیے - مگر یہ نہیں بتایا کہ یہ حملہ کب ہوا - برطانیہ کی ہوائی وزارت کا بیان ہے کہ پیرس پر جرمن طیاروں کے حملہ کے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ خبر وضع کی گئی ہے -

برطانیہ کی بحری وزارت نے اعلان کیا ہے - کہ بلجیم کی بندرگاہ زیبرگ کے راستہ ایک جہاز کو ڈبو کر بند کر دیا گیا ہے - اور دروازے وغیرہ توڑ دئیے گئے ہیں -

لکھنؤ ۴ر جون - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے - کہ جو شخص نوٹ لینے سے انکار کرے گا - یا نوٹ بھنانے پر کوئی کٹوتی یا کمیشن لے گا - اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی -

شملہ ۴ر جون - ملتان شہر کے خاکسار لیڈر آغا غضنفر علی خان ایڈووکیٹ نے وزیراعظم پنجاب سے ملاقات کی - معلوم ہوا ہے کہ آپ نے علامہ مشرقی سے ملنے کی اجازت طلب کی ہے تا پنجاب گورنمنٹ سے سمجھوتہ کے متعلق مشورہ کر سکیں - اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں آپ نے کہا - کہ امید ہے بہت جلد سمجھوتہ ہو جائے گا - آپ نے چیف سیکرٹری پنجاب سے بھی ملاقات کی

راولپنڈی ۴ر جون - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو خاکسار مساجد میں چھپے ہوئے ہیں انہیں گرفتار نہیں کیا جائیگا - لیکن جو لوگ قانون شکنی میں ان کی امداد کریں گے - ان کے خلاف ضرور کاروائی کی جائیگی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی